مہنگائی کے اسباب اور اُن کا حل
شریعت کی روشنی میں

مفتی محمد راشد ڈسکوی
دار الافتاء جامع مسجد اشتیاق، ڈسکہ، سیالکوٹ

ان ایام میں ہر طرف مہنگائی کے از حد بڑھ جانے کے سبب ہر بندہ ہی پریشان نظر آتا ہے، کسی بھی مجلس میں شرکت کر لی جائے تو وہاں ہر کوئی اپنی اپنی عقل وفہم کے لحاظ سے اس کے اسباب و وجوہات پر تبصرے کرتا ہوا نظر پڑتا ہے، لیکن بڑی ہی عجیب بات یہ سامنے آتی ہے کہ عام طور پر مہنگائی کی ظاہری وجوہات اور ظاہری اسباب پر تو تجزیہ نگار تبصرے فرما رہے ہوتے ہیں، لیکن اس کی اصل وجوہات اور حقیقی اسباب کی طرف عموماً توجہ نہیں جاتی، الا ماشاء اللہ۔

جب ملکی ومعاشی مسائل کے حل کے لیے کسی بھی سمجھدار اور دانشور تجزیہ نگار کی بات کو بغور سنا جاتا ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان موجودہ پریشان کن اہم مسائل کے حل کے لیے دنیا کی سب سے عقلمند ترین ہستی، صادق و امین آقائے دو جہاں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (جن کے بارے میں فرمانِ رب عزوجل ’’وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی‘‘ ہے) کی طرف کیوں نظر نہیں کی جاتی کہ اس مبارک ہستی نے ہمارے ان مسائل کی کیا وجوہات و اسباب بیان کیے ہیں؟ جو وجوہات سرورِ دو عالم، سید الانبیاء احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان فرمائی ہیں، ہمارے مسائل کی حقیقی وجوہات اور حقیقی اسباب وہی ہیں، اس بات کو حقیقی جاننا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ باقی اپنی عقل وفہم سے جو جو اسباب و وجوہات بیان کیے جا رہے ہیں، وہ سارے اسباب ظاہری وطبعی ہیں، نہ کہ اصلی اور حقیقی۔ چنانچہ جب تک اصل مرض کی تشخیص نہ ہو جائے اس وقت تک علاج کارگر نہیں ہو سکتا، اصل مرض کی تشخیص اور موجودہ مسائل کے حقیقی اسباب کو جاننے اور ان کے حل کے لیے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر موضوع پر گفتگو فرمائی اور احادیث کی روشنی

میں مہنگائی کی وجوہات اور اسباب بیان فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب کو سمجھنے اور ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین

شریعت کی روشنی میں مہنگائی کی وجوہات واَسباب

’’عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرؓ، قَالَ: اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَاَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ، لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ، حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ، الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوْا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ، إِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ، وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوْا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا، وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللهِ، وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَ يَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.‘‘ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۴۰۱۹)

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہوجاؤ گے، اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تم اس میں مبتلا ہو، (وہ پانچ باتیں یہ ہیں: پہلی یہ کہ جب کسی قوم میں علانیہ فحش (فسق وفجور اور زناکاری) ہونے لگ جائے، تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں میں نہ تھیں۔ دوسری یہ کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو وہ قحط، معاشی تنگی اور اپنے حکمرانوں کی ظلم وزیادتی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ تیسری یہ کہ جب لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے، اور اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ چوتھی یہ کہ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد وپیمان کو توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے علاوہ لوگوں میں سے کسی دشمن کو مسلط کردیتا ہے، وہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے چھین لیتا ہے۔ پانچویں یہ کہ جب ان کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، اور اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کو اختیار نہیں کرتے، تو اللہ تعالیٰ ان میں پھوٹ اور اختلاف ڈال دیتا ہے۔‘‘

’’حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سَمِعْتُ

وَهْبًا يَقُوْلُ: إِنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي بَعْضِ مَا يَقُوْلُ لِبَنِيْ إِسْرَائِيلَ: إِنِّيْ إِذَا أُطِعْتُ رَضِيْتُ، وَإِذَا رَضِيْتُ بَارَكْتُ، وَلَيْس لِبَرَكَتِيْ نِهَايَةٌ، وَإِنِّيْ إِذَا عُصِيْتُ غَضِبْتُ، وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ، وَلَعْنَتِيْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَلَدِ.‘‘

(کتاب الزہد لاحمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۲۸۹)

’’امام احمدؒ نے وہبؒ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں، اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں، اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں، اور جب میری نافرمانی کی جاتی ہے، تو میں غضب ناک ہوتا ہوں، تو میں لعنت کرتا ہوں، اور میری لعنت کا اثر سات پشتوں تک رہتا ہے۔‘‘

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’لا يَزِيْدُ فِيْ الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ.‘‘ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۰۲۲)

ترجمہ: ’’نیکی ہی عمر کو بڑھاتی ہے، اور تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور کبھی آدمی اپنے گناہ کی وجہ سے ملنے والے رزق سے محروم ہوجاتا ہے۔‘‘

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ...... وَلَا مَنَعُوْا الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ.‘‘

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۱۰۹۹۲)

ترجمہ: ’’نہیں روکا کسی قوم نے زکوٰۃ کو، مگر روک لیا اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش کو۔‘‘

مذکورہ احادیث مبارکہ سے قحط سالی، بارشوں کا بروقت نہ ہونا، مہنگائی کا ہوجانا، اور رزق میں کمی ہو جانے کے اسباب یہ معلوم ہوئے:

❶: ناپ تول میں کمی ❷: زکوٰۃ ادا نہ کرنا ❸: زنا کرنا۔

❹: مطلق اللہ کی نافرمانی اور گناہ کرنا۔ ❺: قرآن وسنت کے خلاف فیصلے کرنا۔

مہنگائی کا علاج

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:

’’ذکر کردہ تفصیل سے موجودہ دور کی مشکلات کے اسباب متعین ہوچکے، تو علاج اس کا اُن اسباب کا ازالہ ہے، یعنی: ایمان کی درستی، تمام معاصی سے توبہ واستغفار کرنا، خصوصاً حقوق العباد میں

کوتاہی کرنے سے، اور زکوۃ ادا نہ کرنے سے، اور زنا اور اس کے مقدمات سے کہ وہ بھی بحکم زنا ہی ہیں، جیسے: بُری نگاہ کرنا، نامحرم سے باتیں بقصدِ لذت کرنا، اس کی آواز سے لذت حاصل کرنا، خصوصاً گانے بجانے سے، چنانچہ حق تعالیٰ نے صریحاً اس کو علاج فرمایا ہے کہ اپنے پروردگار کے روبرو (اعمالِ سیاہ سے) استغفار کرو، پھر (اعمال صالح سے) اس کی طرف متوجہ ہو، وہ تم پر بارش کو بڑی کثرت سے بھیجے گا۔ اب اکثر لوگ بجائے ان اسباب اصلیہ کے اسبابِ طبیعیہ کو مؤثر سمجھ کر علاجِ مذکور کی طرف توجہ نہیں کرتے، اور صرف حکایت، شکایت، یا رائے زنی، و پیشین گوئی، یا تخمینی کا شُغل رکھتے ہیں، جو محض اضاعتِ وقت ہے۔ ہم اسبابِ طبیعیہ کے منکر نہیں، مگر اس کا درجہ اسبابِ اصلیہ کے سامنے ایسا ہے جیسے: کسی باغی کو بحکمِ شاہی گولی سے ہلاک کیا گیا۔ دوسرا دیکھنے والا اصلی سبب، یعنی: قہرِ سلطانی کو سبب نہ کہے، اور طبعی سبب، یعنی: صرف گولی کو سبب کہے، حالانکہ اس طبعی سبب کے استعمال کا سبب وہی سببِ اصلی ہے، مگر جو شخص اس کو نہ سمجھے گا وہ بغاوت سے پرہیز نہیں کرے گا، گولی کا توڑ تجویز کرے گا جو کہ اس کی قدرت سے خارج ہے، سو کیا یہ غلطی نہیں ہوگی؟ یہی حالت ہم لوگوں کی ہے۔'' (سال بھر کے مسنون اعمال، مہنگائی اور قحط کے اسباب، ص:۴۰-۴۱)

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ملفوظ

اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں معاشی اعتبار سے تنگی پیدا نہ ہو تو اس کا حل شریعت میں بہت واضح انداز میں بیان کر دیا گیا ہے، اس بات کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے تو حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ملفوظ ملاحظہ فرمالیا جائے، تاکہ بات کو آگے لے کر چلنا آسان ہو سکے:

حضرت مولانا یوسف صاحبؒ کے زمانے کا قصہ ہے کہ ان کے زمانے میں مہنگائی بہت بڑھ گئی، کچھ لوگ مولانا کے پاس آئے اور مہنگائی کی شکایت کی اور کہا کہ کیا ہم حکومت کے سامنے مظاہرے کرکے اپنی بات پیش کریں؟ حضرتؒ نے ان سے فرمایا: مظاہرے کرنا اہلِ باطل کا طریقہ ہے۔

پھر سمجھایا کہ دیکھو! انسان اور چیزیں، دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترازو کے دو پلڑوں کی طرح ہیں، جب انسان کی قیمت اللہ تعالیٰ کے یہاں ایمان اور اعمالِ صالحہ کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے تو چیزوں کی قیمت والا پلڑا خود بخود ہلکا ہو کر اُوپر اٹھ جاتا ہے اور مہنگائی میں کمی آجاتی ہے۔ اور جب انسان کی قیمت اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے گناہوں اور معصیتوں کی کثرت کی وجہ سے کم ہوجاتی ہے تو چیزوں والا پلڑا وزنی ہوجاتا ہے اور چیزوں کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں، لہٰذا! تم پر ایمان اور اعمالِ صالحہ کی محنت ضروری ہے، تاکہ اللہ پاک کے یہاں تمہاری قیمت بڑھ جائے اور چیزوں کی قیمت گر جائے۔

پھر فرمایا: لوگ فقر سے ڈراتے ہیں، حالانکہ یہ شیطان کا کام ہے: ’’اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ‘‘ اس لیے تم لوگ جانے انجانے میں شیطانی لشکر اور ایجنٹ مت بنو۔ اللہ کی قسم! اگر کسی کی روزی سمندر کی گہرائیوں میں کسی بند پتھر میں بھی ہوگی تو وہ پھٹے گا اور اس کا رزق اس کو پہنچ کر رہے گا۔ مہنگائی اُس رزق کو روک نہیں سکتی جو تمہارے لیے اللہ پاک نے لکھ دی ہے۔

اس ملفوظ سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے تو ہم اللہ سے اپنا معاملہ سیدھا کرلیں، یعنی: فرائض کا اہتمام کریں، سنت زندگی کو سامنے رکھ کر زندگی گزاریں، حرام اور منکرات سے اپنے کو بچائیں، تو ان شاء اللہ جب اللہ سے معاملہ سیدھا ہوجائے گا تو ہمارے حالات بھی درست ہوجائیں گے۔

اللہ سے حالات درست کرنے کے لیے ایک عمل اللہ تعالیٰ کے ہی رازق ہونے کا یقین رکھنا ہے کہ ہر ہر ذی روح کا رزق اس کے ذمے ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: ’’لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گرانی (مہنگائی) بڑھ گئی ہے، لہٰذا آپ (کوئی مناسب) نرخ مقرر فرمادیجیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ ہی ہے، (میں نہیں) وہی روزی تنگ کرنے والا اور روزی میں اضافہ کرنے والا، روزی مہیا کرنے والا ہے، اور میری خواہش ہے کہ جب اللہ سے ملوں، تو مجھ سے کسی جانی و مالی ظلم و زیادتی کا کوئی مطالبہ کرنے والا نہ ہو (اس لیے میں بھاؤ مقرر کرنے کے حق میں نہیں ہوں)۔‘‘ (سنن ابی داود، رقم الحدیث: ۳۴۵۱)

حضرت ابوحازمؒ کے پاس کچھ لوگ آئے اور عرض کیا:

ترجمہ: ’’اے ابوحازم! تم دیکھتے نہیں کہ مہنگائی کس قدر بڑھ گئی ہے؟ (ہمیں اِن حالات میں کیا کرنا چاہیے؟) ابوحازمؒ نے جواب دیا کہ تمہیں غم میں ڈالنے والی چیز کیا ہے؟ (اس بات پر یقین رکھو کہ) بے شک وہ ذات جو ہمیں کشادگی والے حالات میں رزق دیتی تھی وہی ذات اب تنگی اور مہنگائی والے حالات میں رزق دے گی (اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بس اس کی نافرمانی سے بچتے ہوئے اس کی فرمانبرداری میں لگے رہو)۔‘‘ (حلیۃ الاولیاء، ج:۳، ص:۲۳۹)

حضرت ابوالعباس سلمیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت بشر بن حارث کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

’’إِذَا اهْتَمَمْتَ لِغَلَاءِ السِّعْرِ، فَاذْكُرِ الْمَوْتَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ عَنْكَ هَمَّ الْغَلَاءِ.‘‘

(حلیۃ الاولیاء، ج:۸، ص:۳۴۷)

ترجمہ: ’’جب تمہیں مہنگائی کا حد سے بڑھ جانا فکر میں ڈالے تو تم اپنی موت کو یاد کرلیا کرو، یہ (موت کا غم اور فکر) تم سے مہنگائی کا غم دور کردے گا۔‘‘

دوسرا عمل توبہ واستغفار کرنے کا ہے، اور تیسرا: اپنے روزگار کے حصول میں چاہے وہ تجارت کے ذریعے ہو، یا شرکت ومضاربت کے ذریعے، اجارے کا معاملہ ہو یا مزارعت کا، ہر ذریعۂ معاش میں شریعت کے بیان کردہ راہنما اصولوں کو سامنے رکھیں، اور مہنگائی کے حالات میں صحابہ کرامؓ کے طرزِ عمل اور ارشادات وفرمودات کے مطابق اپنا عمل بنائیں، ذیل میں مختصراً ان اُمور پر کچھ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرنا

دنیا کے تمام مصائب اور مسائل سے خلاصی کا سب سے پہلا حل یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرے، سچے دل سے ان پر ندامت کا اظہار کرے، اور اللہ سے معافی مانگتے ہوئے آئندہ ان کے ترک کا عزمِ مصمم کرے، تو اس سے اللہ اپنے بندوں سے خوش ہوکر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائیں گے، جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا۔‘‘ (النوح:۱۰-۱۲)

ترجمہ: ’’اور (اس سمجھانے میں) میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے، تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، اور تمہاری مال اور اولاد سے مدد کرے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔‘‘

تجارت کے اسلامی اصولوں کی پابندی

انسانی زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح خرید وفروخت کے میدان میں بھی اسلام کے ذکر کردہ اصول اتنے شاندار ہیں کہ ان کو اپنا لینے کی صورت میں معاشی میدان میں مہنگائی جیسی مصیبت سے عافیت حاصل کی جاسکتی ہے، ذیل میں اسلامی تجارت کے بعض اصول ذکر کیے جاتے ہیں:

دھوکہ دہی سے بچنا

موجودہ دور میں اکثر تجارتوں کی بنیاد ہی دھوکہ دہی پر مشتمل ہوتی ہے۔ اشیائے خورد ونوش ہوں یا لباس اور آرائش وزیبائش کی خریداری، تاجر پیشہ حضرات فریب دینے سے باز نہیں رہتے۔ سامان کا عیب پوشیدہ رکھ کر معمولی مقدار کے منافع کی جگہ کئی گنا منافع لے لیا جاتا ہے، تجارت کی منڈی میں اسے ہاتھ کی صفائی اور فن تصور کیا جاتا ہے، حالانکہ اسلام نے اس حرکت سے بڑی سختی سے روکا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’...... مَنْ غَشَّ، فَلَيْسَ مِنِّيْ.‘‘ (صحیح مسلم،الرقم:۲۸۴)

’’جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ سے گزرتے ہوئے ایک ڈھیر اناج کا دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے اناج کے مالک! یہ کیا ہے؟ وہ بولا: پانی پڑ گیا تھا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو نے اس بھیگے اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے، جو شخص فریب کرے، دھوکہ دے، وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔‘‘

خریداری کے ارادے کے بغیر قیمت لگانے کی ممانعت

آپ کسی دوکان پر جائیں، کبھی مشاہدہ ہوگا کہ اس دوکان پر آپ کے علاوہ دیگر کئی لوگ بھی پہنچتے ہیں اور جس چیز کو آپ خریدنا چاہتے ہیں، وہ افراد خریدار بن کر اس کی قیمت بڑھانے لگتے ہیں، اس عمل کو شریعت کی اصطلاح میں ’’نجش‘‘ کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ دوکانداروں کی سازش ہوتی ہے، تاکہ آپ مطلوب سامان کو زیادہ قیمت دے کر خرید لیں، حالانکہ اس حرکت سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

’’نَهَى (النبي صلى الله عليه وسلم) عَنِ النَّجْشِ.‘‘ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۲۱۷۳)

ترجمہ: ’’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعِ نجش سے منع فرمایا ہے۔‘‘

’’بیع نجش‘‘ یہ ہوتی ہے کہ آدمی بیچنے والے سے سازش کر کے مال کی قیمت بڑھادے، اس حال میں کہ خود اس کا خریدنا منظور نہ ہو، تاکہ دوسرے خریدار دھوکہ کھائیں اور قیمت بڑھا کر اس مال کو خرید لیں، اس زمانہ میں نیلام میں اکثر لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور اس فعل کو گناہ نہیں سمجھتے، جب کہ یہ کام حرام اور ناجائز ہے، اور ایسی سازش کے نتیجے میں اگر خریدار اس مال کی اتنی قیمت دیدے جتنی حقیقت میں اس مال کی نہیں بنتی تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اس بیع کو فسخ کردے، اور سامان واپس کر کے اپنا پیسہ لے لے۔

بازار میں پہنچنے سے پہلے قافلہ والوں کے سامان کو خریدنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ.‘‘ (سنن النسائی، رقم الحدیث:۴۵۰۱)

ترجمہ: ’’تجارتی قافلے سے (مال) خریدنے کے لیے (شہر، یا منڈی وغیرہ سے) باہر نکل کر نہ ملو، اور تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے، نہ بھاؤ پر بھاؤ بڑھانے کا کام کرو اور نہ کوئی شہری کسی

دیہاتی کا سامان بیچے۔‘‘

علمائے کرام اس ممانعت کی حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ فعل بازار میں اس خاص سامان کی قلت کا سبب بنتا ہے اور وہ چیز مہنگی ہو جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

’’نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ عَنْ تَلَقِّي الْجَلْبِ، حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا السُّوقَ؟‘‘ (سنن النسائی، رقم: ۴۵۰۳)

ترجمہ: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آگے جا کر قافلے سے ملا جائے، یہاں تک کہ وہ خود بازار آئے (اور وہاں کا نرخ (بھاؤ) معلوم کر لے)۔‘‘

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: ’’نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَإِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ.‘‘ (سنن النسائی، رقم: ۴۴۹۷)

’’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ: شہری دیہاتی کا سامان بیچے، اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک دوسری حدیث میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’دَعُوْا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.‘‘ (سنن النسائی، رقم الحدیث: ۴۵۰۰)

ترجمہ: ’’لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ رزق (روزی) فراہم کرتا ہے۔‘‘

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

سابقہ سطور میں گزرا کہ مہنگائی کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ضرورت کی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی بھی ہے کہ تجار بھلے وقتوں میں کسی چیز کو خرید کر اپنے پاس اس انتظار میں روک لیں کہ جب وہ چیز بازار میں مہنگی ہو جائے گی تو اسے فروخت کریں گے، واضح رہے کہ شریعت نے تاجروں کو اس سے روکا ہے۔ حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

’’لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ.‘‘ (سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۲۶۷)

ترجمہ: ’’گنہگار ہی احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرتا ہے۔‘‘

حصولِ برکت والے اسباب کو اختیار کرنا

بلاشبہ شریعتِ اسلامیہ نے حصولِ برکت کے بہت سے آداب و ذرائع متعین کیے ہیں، جن کو بروئے کار لا کر ایک انسان برکت جیسی نعمت سے محظوظ ہو سکتا ہے۔ اور ظاہری سی بات ہے کہ اگر آج بھی برکتوں کا نزول

ہو تو ملک، صوبہ اور شہر غربت و افلاس اور مہنگائی جیسی مصیبتوں سے محفوظ ہو جائے گا اور ہر شخص آرام و سکون کی زندگی بسر کرنے لگے گا اور برکت کی وجہ سے اس کے مال و دولت ہی اس کے لیے کافی ہوں گے اور در در ہاتھ پھیلانے سے محفوظ ہوگا، لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ جن افعال کو شریعت میں باعثِ برکت قرار دیا گیا ہے، ان کی پابندی کریں اور ان کی انجام دہی کی کوششیں کریں، مثلاً: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُورِكَ فِيْ بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا، وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.‘‘ (سنن النسائی، رقم الحدیث: ۴۴۶۲)

ترجمہ: ’’بیچنے اور خریدنے والے .... اگر سچ بولیں گے اور (عیب و ہنر کو) صاف صاف بیان کر دیں گے تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی، اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو ان کی خرید و فروخت کی برکت جاتی رہے گی۔‘‘

مہنگی اشیاء کا بدل استعمال کرنا

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مکے کے اندر کسی موقعے سے زبیب (کشمش) کی قیمت بڑھ گئی۔ لوگوں نے خط لکھ کر کوفے میں موجود حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس کا شکوہ کیا، تو انہوں نے یہ رائے تجویز فرمائی کہ تم لوگ کشمش کے بدلے کھجور استعمال کیا کرو، کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو مانگ کی کمی سے کشمش کی قیمت گر جائے گی اور وہ سستی ہو جائے گی۔ (اگر سستی نہ بھی ہو تو کھجور اس کا بہترین متبادل ہے۔)

’’عن رزين بن الْأعْرَج مولى لآل الْعَبَّاس قَالَ: غَلَا علينا الزَّبِيبُ بِمَكَّة، فكتبْنا إِلَى علي بن اَبِي طَالب بِالْكُوفَةِ اَن الزَّبِيب قد غلا علينا، فكتب: اَن أرخصوه بِالتَّمْرِ.‘‘ (تاریخ ابن معین، ج: ۳، ص: ۱۱۳، رقم الحدیث: ۴۷۱)

مہنگی اشیاء کا استعمال ہی ترک کر دینا

ایک بار حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ گوشت کی قیمت میں حد درجہ اضافہ ہو گیا۔ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے ان کی بات سننے کے بعد کہا: اگر اس کا بھاؤ چڑھ گیا ہے تو کم کر دو۔ لوگوں نے کہا: ہم تو ضرورت مند ہیں، گوشت ہمارے پاس کہاں ہے کہ ہم اس کی قیمت کم کر دیں؟ ابراہیم بن ادہمؒ نے کہا کہ: دراصل میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کا استعمال کم کر دو، یعنی: تم اس کو خریدنا ہی چھوڑ دو، کیونکہ جب اس کا استعمال کم ہو جائے گا تو اس کی قیمت بذاتِ خود کم ہو جائے گی۔

’’قِيْلَ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ: إِنَّ اللَّحْمَ غَلَا، قَالَ: فَأَرْخِصُوْهُ، أَيْ: لَا تَشْتَرُوْهُ.‘‘

(حلیۃ الاولیاء، ج:۸،ص:۳۲)

اللہ کی طرف رجوع اور اعمال میں بڑھوتری اختیار کرنا

کسی اللہ والے نے کہا کہ مانا مہنگائی ہوگئی ہے تو نعوذ باللہ کیا اللہ پاک کے خزانے بھی ختم ہوگئے ہیں؟ تو اپنی دعاؤں اور نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اعمال کی مقدار کیوں نہیں بڑھاتا؟ انہوں نے بڑی زبردست بات کی، ذرا سوچیں تو سہی، کیا ہم سب نے اپنی مالی پریشانی یا کسی بھی پریشانی میں نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اعمال اور اپنی دعاؤں کی مقدار میں اضافہ کیا؟

اس کو اس طرح سمجھیں اگر کسی کو بخار، یعنی ہلکی حرارت ہوجائے تو وہ پیراسیٹامول(Paracetamol) کی گولی کھاتا ہے، مگر اسی شخص کو اگر ٹائیفائڈ ہوجائے تو پھر وہ اینٹی بائیوٹک Antibiotics لیتا ہے اور اس کو کھانے کا ناغہ نہیں کرتا، کیوں کہ اس کو معلوم ہے کہ ناغہ کرنے سے اس اینٹی بائیوٹک Antibiotics کا اثر ختم ہوجاتا ہے۔ میں اس کو یوں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اعمال کی اینٹی بائیوٹک Antibiotics چاہیے پابندی کے ساتھ۔ وہ اعمال (Antibiotics) جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اپنی اُمت کو بتا کر گئے، ان میں سے کچھ کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے، اگر ہوسکے تو پابندی کریں، مستقل مزاجی کے ساتھ، اور عمل کرنا نہ چھوڑیں، ان شاء اللہ! ان اعمال کی برکت آپ کی زندگی میں بہت واضح طور پر نظر آئے گی:

①: فرض نماز کی ہر حال میں لازمی پابندی کریں، جتنا ممکن ہو اللہ کی راہ میں خرچ کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو بہت دے گا۔

②: فجر کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار’’سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم، استغفر اللہ‘‘ پڑھیں۔

③: دن کے شروع میں ’’یٰس‘‘ پڑھ کر دعا کریں (اللہ پاک آپ کے سارے دن کے کام بنا دیں گے۔(حدیث)

④: چاشت کی نماز سے بھی رزق میں برکت ہوتی ہے۔

⑤: رات کو روزانہ مغرب کے بعد سورۂ واقعہ پڑھیں، گھر میں کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔(حدیث)

⑥: کوشش کریں روزانہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر رزق میں برکت مانگیں۔

⑦: ہر وقت باوضو رہیں (اللہ پاک رزق بڑھا دے گا)۔(حدیث)

⑧: اللہ پاک سے چلتے پھرتے باتیں کریں، اللہ پاک کو اپنی پریشانیاں بتائیں (وہ سب جانتا ہے، لیکن اسے یہ پسند ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے اپنی حاجات رکھے) اور بولیں کہ: اے اللہ پاک! آپ کے علاوہ کوئی میری پریشانیاں حل نہیں کرسکتا، میری مدد کریں، مجھے اکیلا نہ چھوڑیں، یعنی: اپنی دعا کی طاقت کو بڑھائیں۔

اسی طرح مہنگائی مہنگائی کرنے سے مہنگائی کم نہیں ہوسکتی، بلکہ اس کے عملی علاج کی کچھ تدابیر اختیار کرنے کی کوشش کرلی جائے تو ان شاء اللہ انسان سکون میں آجائے گا، مثلاً:

- ہر کسی کو چاہیے کہ صرف ضروری اشیاء کی خریداری پر اکتفا کرے، بلاوجہ زائد از ضرورت اشیاء کی خریداری نہ کرے اور اسی پر قناعت کرے، تاکہ قرض وغیرہ لینے کی نوبت نہ آئے۔
- گھریلو اخراجات کم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ استعمال کی چیزوں کی خریداری کے لیے جانے سے قبل ضروری اشیاء کی فہرست بنائیں اور اس کا بغور جائزہ لیجئے کہ کیا واقعی ان سب چیزوں کی ضرورت ہے اور ان کے بغیر گزارہ مشکل ہے؟
- آئے روز گوشت اور مرغن کھانوں کے استعمال کے بجائے سبزیاں اور دالیں وغیرہ کھانے کا بھی معمول بنایا جائے کہ عموماً ان کی قیمت گوشت کے مقابلے میں کم ہوتی ہے اور یہ صحت کے لیے مفید بھی ہوتی ہیں۔
- اپنے آپ کو اور بال بچوں کو سادہ غذا اور سادگی کے ساتھ زندگی گزارنے کا عادی بنائیں، اس سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں کے چکر لگانے اور ڈاکٹروں کی فیسوں اور دواؤں پر آنے والے خرچ سے بھی بچت ہوگی۔
- مہنگے موبائل فون، لیپ ٹاپ اور ٹیبلیٹ، پی سی وغیرہ کے بجائے حسبِ ضرورت سادہ موبائل فون سے کام چلانے کی کوشش کی جائے۔
- اگر کھانے پینے کی چیزوں میں سے کوئی چیز مہنگی ہوجائے تو اُسے ترک کرکے دوسری نسبتاً سستی چیز خرید لی جائے۔

آپ یقین کریں آپ کی طرف سے ذکر کردہ اعمال کی پابندی، آپ کی زندگی میں ان اعمال کی برکت لائے گی ان شاء اللہ، اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان اعمال کی برکت آپ کے پیاروں کی زندگی میں آئے تو ان کو بھی ان اعمال کا پابند بنانے کی کوشش کریں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....